© rasailojaraid.com

تحریر: الدکتور محمد عجاج الخطیب
ترجمہ: جناب محمد مسعود عبدہٗ

قسط (۱۷)

اسماء وصفات باری تعالیٰ

اسماء اللہ الحسنیٰ کے معانی

۲۴، ۲۵۔ الخافض، الرّافع

"الخافض" بمعنی "پست کرنے والا، مخلوق کو اس کی استعداد کار کے مطابق جگہ دینے والا!"— جبکہ "الرّافع" کا معنیٰ ہے، "قدر اور صلاحیتوں کے مطابق مخلوق کو اعلیٰ مراتب عطا فرمانے والا!"

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے، اللہ ربّ العزت کے ارشادِ گرامی: "کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ"[1] کی تشریح میں بیان فرماتے ہیں:

"من شأنه ان یغفر ذنبا ویفرّج کربا ویرفع قوما ویضع آخرین۔"

(الاسماء والصفات ص ۷۷، فتح القدیر ج ۵ ص ۱۳۹)

"اللہ تعالیٰ کے شئون و امور میں سے یہ بھی ہے کہ وہ گناہوں کو معاف فرماتے ہیں، مصائب کو دور کرتے ہیں— ایک قوم کو بلند و بالا کرتے، تو کسی دوسری قوم کو پست کرتے ہیں۔"

امام شوکانی رح اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"الیوم ھو الوقت، والشّأن الامر، ومن جملۃ شئونہ سبحانہ وتعالیٰ اعطاء اھل السّمٰوٰت والارض ما یطلبونہ منہ علی اختلاف حاجاتھم وتباین اغراضھم— وقال المفسّرون: من شانہ انّہ یحیی ویمیت، ویرزق ویفقر، ویعزّ ویذلّ ویھض ویشفی، ویعطی ویمنع، ویغفر ویعاقب الیٰ غیر ذالک مما لا یحصی۔"

[1] الرحمٰن: ۲۹

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(فتح القدیر ج ۵ ص ۱۳۶)

"یوم" سے مراد "وقت" ہے، جب کہ "شأن" سے مراد امر ہے۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے جملہ شئون میں سے یہ بھی ہے کہ وہ زمین و آسمان میں بسنے والے ہر ذی روح اور بے جان کو ہر وہ چیز مہیا کرتے ہیں، جس کی اسے ضرورت ہوتی ہے — جیسے مانگنے والے مانگتے ہیں — ان کی طلب میں بے انتہا اختلاف، اور اغراض میں نہایت درجہ تفاوت کے باوجود وہ انھیں عطا فرماتے ہیں۔

بعض مفسرین نے کہا ہے کہ اللہ رب العزت کے امور میں جلانا، مارنا، رزق دینا، فقیر و تندرست کرنا، عزت دینا، ذلت دینا، بیمار کرنا، شفاء دینا، عطا فرمانا، روک لینا، معاف فرمانا اور سزا دینا وغیرہ بہت سی ایسی چیزیں شامل ہیں جن کا احصاء ممکن نہیں۔"

حافظ ابوالاعلیٰ مبارک پوریؒ فرماتے ہیں:

"الخافض الذی یخفض الجبارین والفراعنہ یضعفھم ویھنیھم، ویخفض کل شئ یرید خفضہ، والرافع الذی یرفع المؤمنین بالاسعاد، واولیاءہ بالتقریب" (تحفۃ الاحوذی ج ۹ ص ۴۸۴)

"الخافض" وہ (قادر و مختار) ذات ہے جو بڑے بڑے فراعنہ و جابرۂ (وقت) کو کمزور و ذلیل کرتا ہے۔ بلکہ اللہ رب العزت جسے بھی چاہیں، پست کرنے اور ذلیل کرنے پر قادر ہیں — جب کہ "الرافع" کا معنیٰ یہ ہے کہ وہ مومنوں کو سعادتوں سے ہمکنار کرکے بلند و بالا کرتے ہیں اور اپنے اولیاء کو اپنا قرب عطا فرماتے ہیں۔"

یہاں قاضی ابوعبداللہ الحلیمی کے ایک قول کی طرف اشارہ کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ:

"لا ینبغی ان یفرد الخافض عن الرافع فی الدعاء!" — یعنی دعاء میں "الخافض" کو "الرافع" سے الگ کرکے اس کا مفرد ذکر، نامناسب ہے۔"

اس لیے کہ یہ دونوں اسم باہم متقابل ہیں اور بندوں کے حق میں یہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دونوں صفتیں متضاد ہیں ــــ لہٰذا ایک صفت کا تذکرہ، دوسری صفت کے تذکرہ کے بغیر ناجائز ہوگا۔ یوں سمجھیے کہ ان دونوں صفات کا انداز اور باہمی تعلق ترغیب وترہیب کا سا ہے، کہ ترغیب کے ساتھ ساتھ ترہیب، اور ترہیب کے ساتھ ساتھ ترغیب کو بھی ملحوظ رکھا جاتا ہے ــــ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ رب العزّت نے قرآن کریم کے متعدّد مقامات پر جہاں عصیان ونافرمانی کی پاداشں میں جہنم کی وعید سنائی اور دیگر عذابوں سے ڈرایا ہے، وہاں اطاعت وفرمانبرداری کی جزا کے طور پر جنّت کی خوشخبری بھی سنائی ہے۔

مشہور تابعی محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں:

"ظلمت اخاك اذا ذكرت مساوئه، ولم تذكر محاسنهٗ"

(الاعلان بالتوبيخ ص ٦٦)

"اگر تو اپنے (مسلمان) بھائی کی صرف برائیوں کا تذکرہ کرے گا، اور اس کے محاسن کو نظر انداز کرے گا تو اس پر ظلم کا مرتکب ہوگا"

اب ظاہر ہے کہ بندے کو تو اللہ رب العزت کی ذاتِ والاصفات سے کچھ نسبت ہی نہیں ــــ چنانچہ جب بندے کا حال یہ ہے کہ وہ پستی کو اپنے حق میں ناپسند، اور رفعت وبلندی کو اپنے لیے پسند کرتا ہے، تو اس ذاتِ الٰہ کے سلسلہ میں ہم یہ گستاخی کیسے کر سکتے ہیں کہ اس کے صفاتی نام "الخافض" (پست کرنے والا) کا تذکرہ تو کریں، لیکن اس کی صفت "الرّافع" (بلندی ورفعت عطا فرمانے والا) کا تذکرہ نہ کریں؟ــــ اس وحدہٗ لاشریک لہٗ کے لیے ہماری خالص عبودیت کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہم اس کی بارگاہ میں مزید ادب واحترام، خشوع اور تقویٰ کو ملحوظِ خاطر رکھیں ــــ پس یہ ضروری ہے کہ ہم خشیتِ الٰہی کو پیشِ نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی رحمت وعطا کی امید رکھتے ہوئے پستیوں سے بچنے اور بلندی ورفعت کے حصول کی دعا ایک ساتھ کریں۔

٢٦۔ المُعِزّ وہ ذات، جو اپنے بندوں میں سے جسے چاہے عزت عطا فرماتا ہے ــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ" (آلِ عمران: ٢٦)

"تو جسے چاہے عزت دیتا، اور جسے چاہے ذلّت دیتا ہے!"

آیت کے مفہوم کا اقتضاء یہ ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہی عزت کے تمام اسباب اور اس کے لیے قوتِ عمل عطا فرماتے ہیں!

(جاری ہے)

© rasailojaraid.com